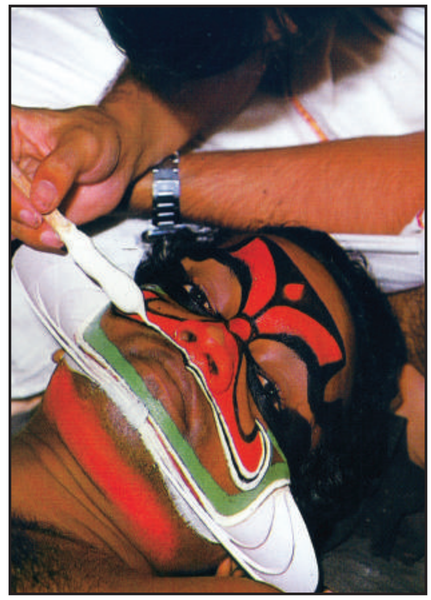

10 تھیٹر سے وابستہ دستکاریاں
(Theatre Craft)

بڑی تعداد میں ناظرین کے جوش و خروش سے ہوا میں سنسنی تھی۔ بچّے آگے کی طرف ، عورتیں ایک خاص حصّے میں، اور اس کے علاوہ بہت سے لوگ محلوں کی دیواروں اور چھجّوں پر چڑھے تھے۔رقص کا آغاز آرتی سے ہوا۔ یہاں موسیقی رقص کے انداز ھی کی طرح دھیمی تھی، ھاتھ دلکش جیو میٹری کی اشکال اور موسیقی ریز انداز دونوں ھی طرح سے ھل رہے تھے......مکھوٹے بہت بھاری تھے اور رقّاص ٹھیک سے سانس بھی نہ لے سکتے تھے،اس طرح ایک خاص پر جوش رقص کے بعد، رقاص بری طرح ھانپتے ھوئے خود کو ھم رکابوں کی قطار میں گرا دیتا تھا۔وہ ھیجانی انداز میں اپنے مکھوٹوں کو نوچ ڈالتے ھیں اور چینختے ھوئے بچوں پر بہرو پیوں کے انداز میں ایسے گرتے ھیں کہ ان سے بچنا نا ممکن ھوتا ھے۔ اس میں شام کا عجیب و غریب اور پر اسرار وقت ھیجان میں اور اضافہ کر دیتا ھے.....

چوتھی رات کو رقص میلہ کا لیکا گھاٹ میں شروع ھوا۔سیاہ لباس پہنے اور جسم پر سیاہ رنگ پوتے رقاص ڈراؤنے لگ رہے تھے۔وہ رقص کرتا ھوا عالم محویت میں دریا سے باھر آیا اور بھکتوں کے گھیرے میں شو مندر تک آئے ۔مندر کے باھر ایک مختصر سی آگ کے سامنے ایک چھوٹی سی تقریب ھوئی اور اس دوران رقاص اپنے جسم کو حرکت دیتے رہے اور اپنی آنکھیں گھماتے رہے۔

— چھاؤ کے موضوع پر رام رحمٰن کے ایک مضمون سے اقتباس

چھاؤ اداکاری،
مغربی بنگال

© NCERT not to be republished

دستانو ں کی کٹھ پتلیاں ، کیرالا ،

داستان گوئی

ہر ایک کو اچھی کہانی پسند ہے۔ہم اپنے بچپن میں اپنے دادا دادی ،والدین ،اہل خاندان اور دوستوں سے کہانیاں سنتے رہے ہیں۔

ہندوستان میں ہم نے داستانیں بیان کرنے کے کئی طریقے ایجاد کیے ہیں۔ان میں سے کچھ کا بیان نیچے کیا گیا ہے۔

کٹھ پتلیوں کا کھیل: ایک کٹھ پتلی کوئی گڑیا یا کوئی شکل ہوتی ہے جو کسی شخص، جانور، شے یا کسی خیال کی نمائندگی کرتی ہے اور اسے کوئی کہانی بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔کٹھ پتلیاں مختلف طرح کے ساز وسامان سے بنائی جاتی ہیں اور انھیں مختلف طریقوں سے حرکت دی جا سکتی ہے۔کٹھ پتلیوں کو ان کے مظاہرے کے دوران حرکت دینے کے طریقے کی بنا پر مندرجہ ذیل اقسام میں بانٹا جاسکتا ہے:

- دھاگے سے بندھی کٹھ پتلیاں
- دستانوں کی کٹھ پتلیاں
- راڈ پر بندھی کٹھ پتلیاں
- پرچھائیں کی صورت میں کٹھ پتلیاں

پرچھائیں والی کٹھ پتلیاں ، آندھرا پردیش

ڈوری میں بندھی کٹھ پتلیاں ،کرناٹک

لپٹی ہوئی تصویریں : ہندوستان میں کئی قسم کی لپٹی ہوئی مصوری کے نمونے پائے جاتے ہیں۔ لپٹی ہوئی تصویریں عام طور پر کپڑے پر بنائی جاتی ہیں اور مختلف سماجی اور مذہبی موضوعات کو بیان کرتی ہیں۔بیان کنندہ ان موضوعات کو گاتے اور وضاحت کرتے ہیں،بعض مرتبہ ان کے ساتھ ساز ندے بھی ہوتے ہیں۔راجستھان،مغربی بنگال اور اڑیسہ کی لپٹی ہوئی تصویریں خاص طور پر مشہور ہیں۔

بھوپا (بیان کنندہ) ، راجستھان

مُکھوٹا ، میک اپ اور پوشاکیں

تھیٹر : یہ کہانی بیان کرنے کی ایک عمدہ صنف ہے جس میں ایک یا زیادہ اداکار رقص، اداکاری، گلوکاری، گفتگو، نقالی کی مہارتوں کے استعمال اور تھیٹر کی دستکاریاں جیسے مکھوٹے، میک اپ اور پوشاکیں ہمارے لیے کہانی کی دنیا کی تخلیق کرتے ہیں۔

ہندوستان کے ہر کونے میں لوک تھیٹر کی اپنی منفرد اقسام پائی جاتی ہیں—اتر پردیش کی جوش وخروش سے بھرپور نوٹنکی جو اکثر اپنے موضوعات کے لیے فارسی کے رومانوی ادب کی طرف توجہ کرتی ہے، مہاراشٹر کے تماشا، اور گجرات کی بھوائی کا خام جوش وخروش اور فحش مزاح کی خصوصیت، بنگال کے جاترا میلوڈراموں کا خون خرابہ اور بجلی کی سی کڑک، جس کی پوجا (دسہرہ) کے تہوار کے موقع پر بڑی مانگ ہوتی ہے؛ یا کرناٹک کے یکش گان کا رقص پر مشتمل ڈرامہ ان میں سے کچھ ہیں۔

اس باب میں ہم ان میں سے صرف کچھ پر نظر کریں گے تاکہ آپ کو اپنے پاس پڑوس میں موجود ایسی روایتوں پر نظر کرنے اور ان کی بازیافت کرنے کا حوصلہ ملے۔

تھیٹر : ایک جامع فنی صنف

تھیٹر ایک جامع فنی صنف ہے، جس میں کئی قسم کی مہارتیں، فنون اور دستکاریوں کو باہم مربوط کیا جاتا ہے۔ مختلف قسم کی دستکاری کی اشیا ڈرامے، رقص اور موسیقی ریز مظاہروں کے لیے خصوصی طور پر بنائی جاتی ہیں جیسے کہ مندرجہ ذیل اشیا:

- مکھوٹے
- میک اپ
- سر پر پہننے کے کپڑے
- پوشاکیں
- ہلکے وزن کے زیور
- مناظر اور اسٹیج
- منجیروں ڈھول اور نفیری کے ساتھ موسیقی

مکھوٹے

کتھا کلی مُکھوٹا ، کیرالا

ہمارے آباو اجداد مکھوٹے کیوں استعمال کرتے تھے اور ملک کے کئی حصوں میں ابھی تک ان کا استعمال کیوں کیا جاتا ہے؟

دنیا بھر کے کئی قبائلی معاشروں میں مکھوٹوں کی ایک رسمی اہمیت ہے۔ لوگوں کا ماننا ہے کہ مکھوٹا پہن کر یا چہرے پر نقاب لگا کر کوئی شخص وہی کردار بن جاتا ہے جس کا اظہار مکھوٹے سے ہوتا ہے۔

مکھوٹے وہ جادوئی اشیا ہیں جن سے ہم اپنے چہروں کو ڈھانپتے ہیں اور ایک مختلف شناخت اختیار کر لیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں مکھوٹے کے استعمال کی مختلف النوع اور کثیر جہتی روایت پائی جاتی ہے۔

چھاؤ رقاصوں کے نفیس موی رنگوں کے مکھوٹے اور سر پر پہننے کے بھڑکدار کپڑوں سے لے کر لداخ کے بودھ مٹھوں میں راکشسوں کے رقص کے مکھوٹوں تک اور ہمارے شہروں میں دستیاب پیپیئر ماشی کے بنے

© NCERT not to be republished

جانوروں کے سستے مکھوٹوں تک ہندوستان میں رسوم اور تھیٹر کے لیے مکھوٹوں اور میک اپ کی وسیع اور قدیم روایت ملتی ہے۔

چھاؤ مکھوٹا کس طرح بنایا جاتا ہے

ہمارے ملک میں سب سے خوبصورت مکھوٹے چھاؤ رقص کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ چھاؤ ایک خاص قسم کا مظاہرہ جاتی انداز ہے جسے بہار، بنگال اور اُڑیسہ کے میل پر تین زاویوں والے علاقے میں خصوصی طور پر مرد پیش کرتے ہیں۔ یہ ہندوستان کا قبائلی علاقہ ہے۔جو بھُلیا، سنتھال اور منڈا، ہوس اور اوراؤں قبائلی گروہوں کا وطن ہے۔جن مکھوٹوں کا یہ استعمال کرتے ہیں وہ چھاؤ کے رواجوں کے انداز کے مطابق الگ الگ ہوتے ہیں جیسے سرائی کیلا چھاؤ یا پرولیا چھاؤ الگ الگ ہوتے ہیں۔ چھاؤ کی تیسری قسم میور بھنج چھاؤ میں مکھوٹے نہیں پہنے جاتے۔

چھاؤ مکھوٹے کمہار کے کام آنے والی چکنی مٹی سے بنائے جاتے ہیں جن پر ململ کے کپڑے کی تہیں چپکائی جاتی ہیں اور پھر کاغذ لگایا جاتا ہے۔لکڑی کی ایک ہلکی چھینی کا استعمال کرتے ہوئے مکھوٹے کے مختلف ناک نقشے جیسے ناک، آنکھیں، کان، تھوڑی اور ہونٹ کو نکھارا جاتا ہے۔ جب یہ خشک ہو جاتا ہے تو اس پر مختلف (کھیج لیپ) رنگ کیے جاتے ہیں۔ پھر مکھوٹے کو چکنی مٹی کے سانچے سے نکالا جاتا ہے اور اسے دھوپ میں پوری طرح سکھایا جاتا ہے۔ پھر چکنی مٹی کا دوسرا مکھوٹا بنانے کے لیے ایک اور سانچا بنایا جاتا ہے۔ آخر کار مکھوٹے کو جھلملاتی پنّیوں، موتیوں، رنگین کاغذوں اور مصنوعی پھولوں سے خوب اچھی طرح سجے سر پر پہننے کے کپڑے کے ساتھ پہنا جاتا ہے۔

مکھوٹا بنانا ایک آبائی پیشہ ہے اور مکھوٹا بنانے والے بنگال کے چوروندا گاؤں سے آتے ہیں۔ مکھوٹے فروری سے جون کے درمیان بنائے جاتے ہیں کیوں کہ اس دوران بارش نہیں ہوتی۔ لیکن

یہ صرف چھاؤ میں ہوتا ہے کہ تمام رقاص مکھوٹے پہنتے ہیں۔ تکنیک اور اظہار کی نفاست کا سب بڑا ثبوت اس وقت نظر آتا ہے جب مکھوٹوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے۔ حالاں کہ یہ اپنی کمان جیسی بھوؤں اور لمبی کی گئی نیم وا آنکھوں کے ساتھ قطعی سپاٹ اور تاثرات سے عاری نظر آتے ہیں تاہم یہ مکھوٹے جسم کی ہر حرکت اور جنبش کے ساتھ تاثرات کے ایک مکمل سلسلے کے حامل ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے دھمسا ڈھولوں اور دو جوشیلے ڈھول بجانے والوں کے ساتھ میں، جو رقاصوں کو برانگیخت کرتے اور بڑھاوا دیتے ہیں، چھاؤ رقاص تیزی کے ساتھ اچھل کود مچاتے ہیں جسے چمک کہتے ہیں۔

کھدائی کے دوران وادئ سندھ کی تہذیب کے قدیم عہد کے چھوٹے کھوکھلے مکھوٹے ملے ہیں۔ درحقیقت بہار میں چوتھی صدی کے ٹیراکوٹا مکھوٹے بھی کھدائی کے دوران نکالے گئے ہیں۔ ناٹیہ شاستر میں مکھوٹوں اور تھیٹر میں ان کے استعمال کا ذکر ملتا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ مکھوٹے کپڑے پر زمینی دھان کا بھوسا لگا کر بنائے جاتے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں...

ہمارے ملک میں چمڑے کی بنی ہوئی سب سے معروف کٹھ پتلیاں وہ ہیں جنھیں آندھرا پردیش کے تھولو بوملاٹّا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کٹھ پتلیوں کا آغاز تقریباً 2000 ق م میں ہوا ہوگا کیوں کہ ان کا ذکر مہابھارت میں ملتا ہے۔

چمڑے کی کٹھ پتلیاں بکرے، ہرن اور بیل کی کھال سے بنائی جاتی ہیں۔ کھال کو جڑی بوٹیوں اور تیل سے رگڑا جاتا ہے اور پھر اسے اس وقت تک پیٹتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ نیم شفاف نہ ہو جائے۔ کٹھ پتلی کے جسم کے مختلف اعضا کو اس کھال سے علاحدہ علاحدہ کاٹا جاتا ہے۔ دیوتاؤں اور عظیم شخصیات کو ان کی اہمیت کے اعتبار سے خاصا بڑا بنایا جاتا ہے۔ ہر کٹھ پتلی کی دلکش پوشاک اور زیورات کی نقش گری کے لیے چمڑے پر ان کی شکل کے سوراخ کیے جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو ان کے تفویض کردہ رنگ کے مطابق رنگا جاتا ہے۔ آنکھیں چھیدنے کا کام سب سے آخر میں کیا جاتا ہے کیوں کہ یہ کٹھ پتلی میں جان ڈالنے کی علامت ہے۔

سر کے ہر زاویے کی اپنی معنویت ہے: سر کا نیچے جھکنا انکساری کی علامت ہے، تھوڑی کو اونچا اٹھانا غصہ کی علامت ہے۔ رنگوں کی بھی اپنی معنویت ہے۔ دیو جیسے سانڈوں اور ان کی دیگر اقسام کے لیے سرخ چہرے ہیں، جب کہ سفید آتش مزاجی کی علامت ہے۔ پھر ان ٹکڑوں کو ایک موٹی ڈوری سے ایک ساتھ باندھا جاتا ہے جس سے اس کو آزادی کے ساتھ حرکت دینا ممکن ہو جاتا ہے۔ کٹھ پتلی کو بیچ میں سے مضبوطی دینے کے لیے بانس کی کھپچّی یا تاڑ کے پتوں کی شاخ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ گھٹنوں کے نیچے سے ٹانگوں کو ڈھیلا باندھا جاتا ہے اور ہنرمند کٹھ پتلی کی ہلکی سی جنبش سے ٹانگوں کو موڑنے توڑنے کی حرکت پیدا کر سکتا ہے۔

پرچھائیں والی کٹھ پتلیوں کے شو کے لیے بنائی گئی اسکرین بانس کے صندوق جیسے اسٹیج پر کھلی فضا میں ہوتی ہے۔ اکثر و بیشتر دیہی علاقوں میں ناریل کے ٹوٹے ہوئے خول میں بنے تیل کے چراغ روشنی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جھلملاتی روشنی میں کٹھ پتلیاں متواتر حرکت میں معلوم ہوتی ہیں اور اس سے شو میں ایک جادوئی اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ موسیقی، کٹھ پتلی کے کھیل کا ایک ناگزیر حصّہ ہے اور موسیقی کے آلات بنانا ہندوستان بھر میں دستکاری کا ایک بڑا پیشہ ہے۔

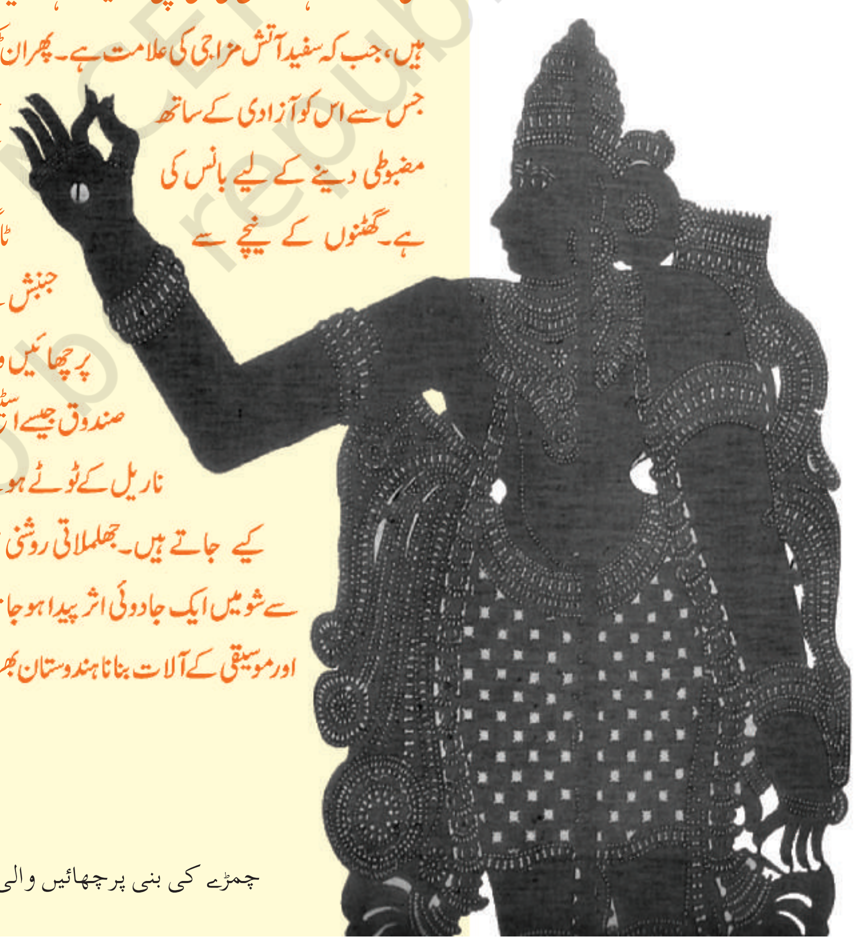

چمڑے کی بنی پرچھائیں والی کٹھ پتلی ، کیرالا

© NCERT not to be republished

موسیقی کے آلات

موسیقی، قابل مظاہرہ فنون جیسے رقص اور ڈراما اور رسوم کی ادائیگی کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہر فرقے کا اپنا طرز موسیقی اور گانوں کی روایت ہے۔

موسیقی کی آوازیں پیدا کرنے کے دو لازمی طریقے ہیں: انسانی آواز کے ذریعہ اور کسی آلے کے ذریعہ۔ موسیقی کے آلات کی ان سائنسی اصولوں کی بنیاد پر درجہ بندی کی گئی ہے جن کی آوازیں نکالنے کے لیے انھیں استعمال کیا جاتا ہے۔ انھیں مختصراً نیچے بیان کیا گیا ہے:

تھاپ والے آلات : یہ آلات صرف آواز پیدا کرنے کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ اکثر انھیں تال دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، یہ آلات موسیقی کے تمام نوٹس کی آواز نہیں نکال سکتے — منجیرا یا جھانجھ۔

بادی آلات : آواز پیدا کرنے کے لیے ان آلات سے ہوا کے گزرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے بانسری

تاروالے آلات : یہ وہ آلات ہیں جن میں کس کر بندھے ہوئے ایک یا زیادہ تاروں کا استعمال ہوتا ہے جنھیں چھیڑنے پر آواز نکلتی ہیں — وینا یا ایک تارا

ڈھول : ڈھول ایک کھوکھلے فریم کے اوپر مڑھی ہوئی جھلّی سے بنایا جاتا ہے اور اسے تھاپ دے کر بجایا جاتا ہے — ڈھولک یا مردنگم۔

ہندوستان کے ڈھول

سوکھی ہوئی کھال کو کسی پیالے نما یا فریم پر تان کر ڈھول کی جھلّی بنائی جاتی ہے اور یہ ڈھول کی آواز پیدا کرنے کا اہم ترین عنصر ہے — اسی لیے موسیقی کے سازوں کے اس خاندان کو جھلّی والے آلات کہا جاتا ہے۔

طبلے، ڈھولک، ڈمرو، نقارے، چینڈے اور کئی دوسرے قسم کے ساز اسی درجہ میں شامل ہوتے ہیں۔

ڈھول ساز اپنے کام کے ماہر ہوتے ہیں۔ لکڑی کے ایک ٹھوس ٹکڑے کو بالکل صحیح طور پر تراشنا مہارت کا کام ہے اور اس میں انتہائی قطعیت کی ضرورت ہے۔ حالاں کہ بعض مرتبہ ڈھولک کے بنیادی خول کو تراشا جاتا ہے تاہم دستکار گڑھے کے صوتی آہنگ، اس کے سائز اور شکل اور اس لکڑی کی موٹائی پر جسے استعمال کیا جاتا ہے، ڈھول کی نوعیت اور سجاوٹ کے مقابلے زیادہ توجہ کرتے ہیں۔

ڈھـــولک : ہم نے اپنے شہروں میں عام طور پر ڈھولک والوں کو دیکھا ہے حالاں کہ یہ بڑا سادہ نظر آتا ہے تاہم ڈھولک بنانے میں بڑی مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ اس کا آغاز لکڑی کو قطعی مناسب شکل دینے سے ہوتا ہے۔ ڈھولک والے لکڑی کے تیار خول عام طور پر اتر پردیش کے امروہہ سے خریدتے ہیں۔

ان خولوں کو ایک خاص قسم کے ریگ مال سے خوب اچھی طرح رگڑا اور ہموار کیا جاتا ہے خول میں لگے کنڈوں میں ایک موٹی رسی کو پرویا اور کسا جاتا ہے۔ بکرے کے چمڑے کی جھلّی کو دونوں طرف منڈھا جاتا ہے اور اس طرح ڈھولک تیار ہوتا ہے۔

اس کے بعد آواز کی جانچ کا مرحلہ آتا ہے یعنی متوازن تھاپ دے کر تال کی درستگی کا تعین کیا جاتا ہے۔

ڈھولک والے عام طور پر اتر پردیش سے تعلق رکھتے ہیں اور بارہ بنکی، گونڈہ، الہٰ آباد اور کانپور سے آتے ہیں۔ یہ خانہ بدوش ہیں اور ملک کے طول و عرض میں جہاں کہیں جاتے ہیں اپنے تحیّر خیز ڈھولک فروخت کرتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں ڈھولکوں کی مانگ رہتی ہے اور اس کے خاص مراکز دہلی، ممبئی، لکھنؤ اور امرتسر ہیں۔

ڈھولک مذہبی تہواروں اور بچے کی پیدائش اور شادیوں جیسے خصوصی مواقع کے دوران معاشرے کے تقریباً تمام طبقات استعمال کرتے ہیں۔ کسی ڈھولک کی تھاپ کو مندروں اور گرودواروں میں مستقل طور پر سنا جاسکتا ہے۔

ڈمرو : یہ ایک چھوٹا دونوں طرف سے بجنے والا ڈھول ہوتا ہے جس میں اکثر ایک ڈوری سے بندھا پتھر لگا ہوتا ہے اور اسے مداری استعمال کرتے ہیں۔

کوشش کر کے معلوم کیجیے کہ کس ہندو دیوتا کو ڈمرو بجاتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔

نقارہ : یہ ایک بہت بڑا اور گونج دار آواز پیدا کرنے والا ڈھول ہوتا ہے جو شمالی ہند میں نوٹنکی میں لوک رقص و سرود پیش کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے یا روایتی طور پر شاہی سواری کی آمد کا اعلان ہوتا ہے۔ اسے دو ڈنڈیوں کا استعمال کر کے بجایا جاتا ہے۔

اسی جیسا جنوبی ہند کا ڈھول چینڈا ہے جو بڑی تیز آواز پیدا کرتا ہے اور کتھا کلی رقص کا حصہ ہوتا ہے۔

چینڈا بجانے والا ، کیرالا

پکھاوج بجانے والا

نقارہ بجانے والا

بادی آلات

بین بجانے والا

لوک موسیقی میں کئی قسم کے بادی آلات مشہور ہیں، مثال کے طور پر بین کو افقی اور عمودی دونوں طرح بجایا جاتا ہے، الغوزہ، پاوا، ستارہ، تُرہی، شہنائی، شنکھ، بین (پنگی) وغیرہ۔

بیـــــن : سپیرے کی بین، ایک عجیب وغریب شکل کا سرکنڈا سے بنا ہوا ساز ہے جو ہمارے شہروں میں عام طور پر نظر آنے والے سازوں میں سے ایک ہے۔ بین کدو سے بنائی جاتی ہے جسے سکھایا جاتا ہے اور بیچ میں سے خول کر دیا جاتا ہے۔ سپیرے کدو کی بیل کو ایک خاص طرح سے خود اگاتے ہیں تاکہ کدو زمین کو نہ چھوئے۔ بیل کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ پوری طرح لمبی شکل اختیار کر لیتا ہے جو بین بنانے کے لیے قطعی موزوں ہوتی ہے۔

سپیرے ایک خاص قسم کے کدو کو منتخب کرتے ہیں اور اسے چھاؤں میں سکھاتے ہیں تاکہ دھوپ سے اس کی باہری جلد پر دراڑیں نہ پڑ جائیں۔ پھر کدو کو صاف کیا جاتا ہے، خول کیا جاتا ہے اور ساز کے اوپری اور نچلے حصّے میں سوراخ کیے جاتے ہیں۔

پنجہ یا سرکنڈے کا حصّہ الگ سے بنایا جاتا ہے۔ بانس کی تقریباً ایک فٹ لمبی دو کھپچیاں خالص موم کی مدد سے کدو میں لگائی جاتی ہیں۔ انھیں لگانے سے پہلے پنجوں میں سے ایک پنجہ متواتر نوعیت کا آہنگ یعنی بھنبھناہٹ جب کہ دوسرا پنجہ کسی بانسری کی مانند آواز پیدا کرتا ہے جس میں تمام ساتوں سُر یا تالیں نکلتی ہیں۔ کلک سرکنڈے کا ایک نفیس کنّا دونوں پنجوں میں لگایا جاتا ہے تاکہ صوتی خصوصیت کی یکسانیت برقرار رہے۔ پھر اس ساز میں مختلف مترنم آوازیں پیدا کرنے کے لیے پھونک ماری جاتی ہے۔

بین کے ساتھ تھاپ والے ساز جیسے بگُڈو، دف یا ڈھولک بھی ہوتے ہیں۔ ایک مکمل بین آرکسٹرا دو بین۔ ایک بگڈو، ایک ڈھولک اور ایک دف پر مشتمل ہوتا ہے۔

کوڑیوں کا بین سے گہرا تعلق ہے۔ ان کوڑیوں کی ڈوریوں کو گول کدو کے گرد باندھا جاتا ہے اور بعض کوڑیوں کو جھالر کی طرح بین کے ایک سرے پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ ریشمی جھالر اور کبھی کبھی چاندی کے سجاوٹ کے سامان بھی بین کے سرے پر لٹکائے جاتے ہیں۔

سپیرے کو اپنی بین پر ناز ہوتا ہے۔ عام طور پر وہ اس میں لگی کپڑے کی ایک پٹی سے اسے اپنی کمر سے لٹکائے رکھتا ہے اور جب یہ استعمال میں نہیں ہوتی تو اپنے گھر کی دیوار پر لگی کیل میں ٹانگ دیتا ہے۔ لمبے عرصے تک بین بجاتے رہنے کے لیے زبردست قوت کی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ اس کے لیے سانس پر بہت زیادہ قابو رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

© NCERT not to be republished

بھنگڑے کے دوران استعمال ہونے والے سازِ موسیقی ، پنجاب

تھاپ والے آلات

چِـکّـا : یہ پنجاب کا ایک خاص ساز ہے ۔ ملک کے کئی حصوں میں دستیاب بید کے سانپ جیسا چکا ایک جھنجری کے طور پر 14 ڈنڈیوں کو ایک ساتھ باندھ کر بنایا جاتا ہے۔ چکا و تیزی کے ساتھ کھولنے اور بند کرنے سے تالیوں جیسی تیز آواز نکلتی ہے۔

چـمـٹا : باورچی خانے میں استعمال ہونے والا اصلی دست پناہ سے بے حد مشابہ چمٹے میں دھات کی چھوٹی چھوٹی ٹکلیاں ڈھیلی حالات میں لگی ہوتی ہیں اور جب چمٹے کے بازوؤں کو ایک دوسرے پر مارا جاتا ہے تو ٹکلیاں ٹکرا کر آواز پیدا کرتی ہیں۔

مشَک : یہ چمڑے کے ایک تھیلے سے بنایا جاتا ہے جسے دیہاتی لوگ پانی لانے لے جانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ اسکاٹ لینڈ کے قومی موسیقی کے آلے بیگ پائپ جیسا ہوتا ہے۔مشک عام طور پر راجستھان کے ڈھولی مشہور لوک گیتوں کے ساتھ بجاتے ہیں۔

کِرلا : یہ ایک ایسی ڈنڈی ہوتی ہے جس کے اوپری سرے پر تراشی ہوئی گلہری یا مچھلی لگی ہوتی ہے۔اوپر لگی رسّی کو تیزی سے کھینچنے سے جھر جھڑاہٹ پیدا ہوتی ہے جب کہ نیچی لگی گھنٹیوں سے کرلا جھنجھناتا ہے۔

کھڑتال: ہم تصویروں میں اس آلے کو اکثر میرا بائی اور ازمنۂ وسطیٰ کے بھکتی عہد کے دیگر شاعروں کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں۔ ایک ہاتھ میں پکڑا جانے والا کھڑتال لکڑی کے دو ایک جیسے ٹکڑوں سے بنایا جاتا ہے جس میں پیتل لگا ہوتا ہے۔ اس کے ایک ٹکڑے میں انگوٹھے جب کہ دوسرے میں چار انگلیوں کے لیے جگہ بنی ہوتی ہے، انھیں ایک سادہ سی تھاپ کی آواز کے لیے ایک دوسرے پر مارا جاتا ہے۔ ایک کھڑتال اور اسپین کے قاشقک (Castanets) میں بڑی مشابہت ہوتی ہے جسے وہ مقبول عام فلیمنکو رقص و موسیقی کے دوران استعمال کرتے ہیں۔

منجیروں کا ایک جوڑا

منجیرے: یہ تیرہ تالی رقص کے ایک اہم حصّے پر مشتمل ہیں جس میں انھیں پورے جسم پر پہنا جاتا ہے۔ منجیرے دھات کی ہموار تھالیوں کا جوڑا ہے جنھیں ایک دوسرے پر مارنے سے دھات کی موسیقی ریز آواز نکلتی ہے۔ ہر ایک ہاتھ میں منجیروں کا ایک ایک جوڑا رکھنے کے علاوہ تیرہ تالی رقاص اپنی ٹانگوں میں بھی منجیرے پہنتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنے بازوؤں اور کندھوں پر بھی انھیں باندھ لیتے ہیں۔ زمین پر بیٹھ کر یہ لوگ گھومتے اور اچھلتے ہیں ان کی ہر گردش سے کئی منجیروں کے آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرانے سے موسیقی ریز آوازیں نکلتی ہیں۔

تار والے ساز

لوہے، فولاد، پیتل یا دوسری دھاتوں نیز بکرے کی آنتوں، سوت یا ریشمی دھاگوں سے بنے تاروں کو چھیڑنے سے آواز پیدا کرنے والے آلات کو تار والے ساز یا رباط کہا جاتا ہے۔ تار والے کچھ آلات جیسے ایک تارہ، راون ہتھا اور گوپی جنتر روایتی مظاہروں کے دوران دوسرے سازوں کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ راجستھان کے ایک روایتی داستان گوئی باپو جی کا پد کی پیشکش کے دوران بھوپے ایک تارہ استعمال کرتے ہیں۔

مشق

1۔ ہندوستان کے کچھ ڈھولوں کی ایک فہرست یہاں دی جاتی ہے۔ پکھاوج، مرڈنگم، گھٹم، تھاول، ڈھول، مدّالم، ایدائکا، تلم، نال، ٹھمبک ناری۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کا تعلق کہاں سے ہے؟ معلوم کیجیے کہ انھیں کیسے استعمال کیا جاتا ہے، انھیں کون لوگ بناتے ہیں، ان کی تاریخ، ان کے ساتھ استعمال ہونے والے دوسرے ساز کون سے ہیں اور ان مقامی سازوں کے نام کیا ہیں؟

2۔ دستکاری کی متعدد اشیا جیسے مکھوٹے، میک اپ، سر پر پہننے کے کپڑے، پوشاکیں، ہلکے پھلکے زیورات، مناظر اور آلاتِ موسیقی خصوصی طور پر ڈرامہ، رقص یا موسیقی کے مظاہروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اپنے خطّے میں روایتی مظاہرہ جاتی فنون میں استعمال ہونے والی اس طرح کی دستکاری کا مطالعہ کیجیے۔ اسے کیسے بنایا جاتا ہے، کون بناتا ہے، اسے کیسے استعمال کیا جاتا ہے اور پیشکش کے دوران یہ کیا اثر پیدا کرتا ہے؟

3۔ ہندوستان میں تھیٹر کی مختلف اصناف کا ایک نقشہ تیار کیجیے۔

4۔ اپنے خطّے کے کسی اداکار یا اسٹیج پر جوہر دکھانے والے کی تفصیلات بتائیے۔

5۔ فصل اور دسہرہ کے دوران کئی روایتی تھیٹر کے مظاہروں کے لیے مخصوص پیشہ ور گروپوں کو اپنے جوہر دکھانے کے لیے بلایا جاتا ہے۔ اپنے خطّے کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

6۔ تھیٹر کئی مختلف دستکاریوں اور کاریگریوں پر مشتمل ایک مربوط فن ہے۔ اس خیال کی وضاحت کے لیے موضوعات کا تانا بانا تیار کیجیے۔

7۔ اب آپ ہندوستانی دستکاری پر گہری نظر کے حامل ہو گئے ہیں۔ تصور کیجیے کہ آپ کُل ہند دستکار اور ہینڈلوم بورڈ کے چیرمین ہیں۔ دستکاری کے شعبے کی ترقی کے لیے اپنی ترجیحات پر مبنی دس نکاتی پروگرام تیار کیجیے۔ اپنے جوابات کی وجوہات بھی بتائیے۔

© NCERT not to be republished

مجوزہ کتب برائے مطالعہ

آرٹ اینڈ ریچولز آف دی ورلی ٹرائبس آف مہاراشٹر، یشودھرا ڈالمیا، للت کلا اکادمی، نئی دہلی۔

آرٹ اینڈ سودیشی، آنند کے۔ کمارسوامی، منشی رام منوہر لال پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، نئی دہلی۔

آرٹس اینڈ کرافٹس آف انڈیا، ایلے کوپر اور جان گلّو، تھیمس اینڈ ہڈسن لمیٹڈ، لندن۔

چلڈرن آف بیرن وومین، پوپل جیاکر، پینگوئن بکس۔

کلاسیکل میوزیکل انسٹرومنٹس، سنیر اکسلیو ال، روپا اینڈ کمپنی، دہلی۔

کرافٹس اینڈ کرافٹس مین ان ٹریڈیشنل انڈیا، ایم۔ کے۔ پال، کنک پبلی کیشنز، دہلی۔

کرافٹس آف ہماچل پردیش، سبھاشنی آرین اور آر۔ کے۔ دتا گپتا، میپن پبلیشنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، احمد آباد۔

کرافٹس آف جمّوں، کشمیر اینڈ لدّاخ، جیا جیٹلی، میپن پبلیشنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، احمد آباد۔

ڈائنامک فوک ٹوائز، سدرشن کھنہ، نیشنل بک ٹرسٹ، نئی دہلی۔

فوک آرٹس اینڈ کرافٹس آف انڈیا، جسلین دھمیجا، انڈس پبلیشنگ کمپنی، دہلی۔

فوک تھیٹر آف انڈیا، گارگی بلونت، نیشنل بک ٹرسٹ، نئی دہلی۔

فارمس اینڈ مینی فارمس آف مدر کلے، ہاکوشاہ، نیشنل ہینڈلومز اور ہینڈی کرافٹس میوزیم، نئی دہلی۔

گنگا دیوی ٹریڈیشن اینڈ ایکسپریشن ان میتھلا پینٹنگ، جیوتیندر جین، میپن پبلیشنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، احمد آباد

ہینڈ ووین، فیبرکس آف انڈیا، دھمیجا، جسلین اور جیوتیندر جین، میپن پبلیشنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، احمد آباد۔

ہینڈی کرافٹیڈ انڈین انیمل جیولری، ریوا دیوی شرما اور ایم۔ ورداراجن، رولی بکس، دہلی۔

ہینڈی کرافٹس آف انڈیا، کملا دیوی چٹوپادھیائے، دہلی۔

ہماچل پردیش، ایچ۔ کے۔ مٹو، نیشنل بک ٹرسٹ، نئی دہلی۔

اِن کریڈیبل انڈیا: کرافٹنگ نیچر، جیا جیٹلی، وزڈم ٹری، دہلی۔

انڈین ایمبرائڈریز (جلد دوم)، جان ارون اور مارگریٹ ہال، ایس۔ آر۔ باستیکر، کیلکو میوزیم آف ٹیکسٹائلز، احمد آباد

انڈین فوک آرٹس اینڈ کرافٹس، جسلین دھمیجا، نیشنل بک ٹرسٹ، نئی دہلی۔

انڈین جیولری آرنا مینٹس اینڈ ڈیکوریٹو آرٹ، جمیلا برج بھوشن، بمبئی۔

انڈین ٹیکسٹائلز، ایس۔ کے۔ سرسوتی، پبلی کیشنز ڈویژن وزارت اطلاعات ونشریات، حکومت ہند۔

انڈین ٹیکسٹائلز، جی۔ کے۔ گھوش اور شکلا گھوش، اے۔ پی۔ ایچ۔ پبلیشنگ کارپوریشن، نئی دہلی۔

© NCERT not to be republished

انڈین ٹائی— ڈائڈ فیبر کس، **الفریڈ بہلر، ابر ہارڈ فسچر اور میری لوئس نیبہولز، کیلکو میوزیم آف ٹیکسٹائلز، احمد آباد۔**

میوزیکل انسٹرومینٹس آف انڈیا، **ایس۔ بندو پادھیائے، اور ریٹا لیا، وارانسی اور دہلی۔**

پینٹیڈ متھس آف کری ایشن : آرٹ اینڈ ریچوئل آف این انڈین ٹرائب، **جیوتیندر جین، للت کلا اکادمی، نئ دہلی**

پارمپرک کاریگر، **روپا اینڈ کمپنی، نئ دہلی۔**

پرفارمنس ٹریڈیشنز ان انڈیا، **سریش اوستھی نیشنل بک ٹرسٹ، نئ دہلی۔**

ساڑی : دی کلا کشیتر ٹریڈیشن، **شکنتلا رمانی، کرافٹ ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، کلاکشیتر فاؤنڈیشن، چنئ۔**

اسٹون کرافٹ آف انڈیا(2 جلدیں)، **نیلم چھبر، کرافٹ کونسل آف انڈیا۔**

دی آرٹس اینڈ کرافٹس آف انڈیا اینڈ سیلون، **آنند کے۔ کمارسوامی، ٹوڈے اینڈ ٹوماروز پرنٹر اینڈ پبلیشرز، نئ دہلی**

دی آرٹس آف انڈیا، **جی۔ سی۔ ایم۔ برڈووڈ، روپا اینڈ کمپنی، نئ دہلی۔**

’دی ارتھن ڈرم، **پوپل جیا کار، پینگوئن بکس۔**

دی انڈین کرافٹسمین، **آنند۔ کے۔ کمارسوامی، منشی رام منوہر لال پبلیشرز پرائیویٹ لمیٹڈ، نئ دہلی۔**

دی انڈسٹریل آرٹس آف انڈیا، **جی۔ سی۔ ایم برڈوڈ، چیپ مین اینڈ ہال، لندن۔**

تھریڈز آف آئیڈینٹٹی : ایمبرائڈری اینڈ ایڈارمینٹس آف دی نومیدک رابریز، **جوڈی فریٹر، میپن پبلیشنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، احمد آباد۔**

ٹریڈیشنل وسڈم۔ بیمبو اینڈ کین کرافٹس آف نارتھ ایسٹ انڈیا، **ایم۔ پی۔ رنجن، نیلم ایرّ اور گھنشیام پانڈیا، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن، احمد آباد۔**

ٹائی – ڈائیڈ ٹیکسٹائلس آف انڈیا : ٹریڈیشن اینڈ ٹریڈ، **ویرونیکا مرفی اور روز میری کرل، میپن پبلیشنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، احمد آباد۔**

وشو کرماز چلڈرن : اسٹوریز آف انڈیاز کرافٹ پیپل، **جیا جیٹلی، انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز اور کونسیپٹ پبلیشنگ کمپنی، نئ دہلی۔**

© NCERT not to be republished